ذمہ داری ہے تاکہ لوگ ان املاک سے فائدہ اٹھاتے رہیں۔

۳۔ قومی املاک کی حفاظت نہ کرنے کے دُنیا و آخرت میں کیا نقصانات ہوتے ہیں؟

جواب: یہ بات قابل فہم ہے کہ کسی ایک فرد کی ملکیت کو نقصان پہنچانا حرام اور قابل سزا ہے تو ان املاک کی حفاظت کی حرمت کس قدر زیادہ ہوگی جو پوری قوم کے خون پسینے کی کمائی سے بنی ہوں اور پوری قوم کی ملکیت ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے دلوں میں حلال اور حرام کا تصور اس قدر پختہ کر دیا تھا کہ لوگوں کو اپنی چیز کی حفاظت کے لیے کسی قسم کا ڈر یا خوف نہیں رہتا تھا۔

اسلامی نقطہ نظر سے جو لوگ بھی قومی خزانے یا قومی املاک کو نقصان پہنچاتے ہیں وہ پوری قوم کے حق پر ڈاکہ ڈالتے ہیں ظلم کرتے اور خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان کے بہت زیادہ نقصانات ہیں۔ مثلاً ایسا کرنے سے جو املاک ضائع ہوتی ہیں۔ ان کو از سر نو بنانے کے لیے ریاست پر دباؤ بڑھتا ہے۔ ذہنی پریشانیاں اور معاشرتی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ملک دشمن عناصر ان سے فائدہ اٹھانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں اور پوری قوم کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سرگرمی برائے طلبہ:

☆ **اپنے ماحول، قومی، عوامی اور نجی املاک کی پانچ پانچ مثالوں کی فہرست بنائیں۔**

جواب: ماحول: گھر، گلی، محلہ، مسجد، امام بارگاہ

قومی: پارک، ریلوے اسٹیشن، بس سٹاپ، ائیر پورٹ، ڈاک خانہ۔

نجی املاک: گھر، دفتر، دکان کوئی کمپنی یا پھر کوئی جائیداد وغیرہ۔

باب ششم

ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

الف۔ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن
حضرت حفصہ، حضرت زینب بنت خزیمہ، حضرت ام سلمہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہن

۱۔ ام المؤمنین حضرت حفصہؓ

مشق

سوال نمبر ۱: مناسب جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

۱۔ اُم المساکین کن کا لقب ہے؟

(الف) حضرت حفصہؓ کا

(ب) ✓ حضرت زینب بنت خزیمہؓ کا

(ج) حضرت ام سلمہؓ کا

(د) حضرت زینب بنت جحشؓ کا

۲۔ حضرت حفصہؓ صاحبزادی تھیں:

(الف) ✓ حضرت ابوبکرؓ کی (ب) حضرت عمرؓ کی

(ج) حضرت عثمانؓ کی (د) حضرت عباسؓ کی

۳۔ زہریلے کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے کا دم بھی جانتی تھیں:

(الف) ✓ حضرت حفصہؓ

(ب) حضرت زینب بنت خزیمہؓ

(ج) حضرت ام سلمہؓ

(د) حضرت زینب بنت جحشؓ

۴۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ صلح حدیبیہ کی مشاورت میں شامل تھیں:

(الف) حضرت حفصہؓ

(ب) حضرت زینب بنت خزیمہؓ

(ج) ✓ حضرت ام سلمہؓ

(د) حضرت زینب بنت جحشؓ

۵۔ حضرت زینب بنت جحشؓ کا "سابقون الاولون" میں شامل ہونے کی وجہ ہے:

(الف) نبی کریم ﷺ کا پھوپھی زاد ہونا

(ب) حضرت زید بن حارثہؓ سے نکاح ہونا

(ج) ✓ خاندانِ قریش سے تعلق ہونا

(د) پہلے دور میں اسلام قبول کرنا

۶۔ مذکورہ امہات المؤمنین رضی اللہ عنھن کی مشترکہ خصوصیات میں شامل ہے:

(الف) ہاتھ سے کام کر کے روزی کمانا

(ب) غزوات میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا

(ج) صلح حدیبیہ میں شامل ہونا

(د) ✓ عبادت وریاضت کرنا اور سخی ہونا

مختصر سوالات

سوال نمبر۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

۱۔ اُم المؤمنین حضرت حفصہؓ کا نام ونسب مختصراً لکھیں۔

جواب: حضرت حفصہؓ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ کی صاحبزادی تھیں۔ والدہ کا نام زینب بنت مظعون تھا جو مشہور صحابی عثمان بن مظعون کی ہمشیرہ اور صحابیہ تھیں آپؓ کا پہلا نکاح حضرت خنیسؓ جو کہ رسول خدا ﷺ کے جانثار صحابی تھے سے ہوا ان کی شہادت کے بعد آپؓ کا نکاح رسول خدا ﷺ سے ہوا۔

۲۔ اُمّ المؤمنین حضرت اُمِ سلمہؓ کی تین فضیلتیں بیان کریں۔

جواب: (i) اُم سلمہؓ کا یہ شرف سب سے بڑھ کر ہے کہ آپؓ شہنشاہِ کونین کی زوجہ محترمہ تھیں۔

(ii) آپ کو اللہ نے بے پناہ علم وفضل اور فہم وفراست سے نوازا تھا۔

(iii) حضرت اُم سلمہؓ کو محدثین صحابہ کے تیسرے طبقے میں شامل کیا جاتا ہے۔

۳۔ اُمّ المؤمنین حضرت زینب بنت جحشؓ کا خاندانی تعارف بتائیں۔

جواب: اُم المؤمنین حضرت زینب جحشؓ کا نام اُم زینب اور کنیت ام الحکم تھی۔ آپؓ کا تعلق قریش کے خاندان اسد بن خزیمہ سے تھا۔ آپؓ کی والدہ کا نام امیمہ بنت عبد المطلب تھا۔ حضرت زینبؓ ان خوش قسمت لوگوں میں تھیں جنھوں نے سابقون الاولون بننے کا شرف حاصل کیا۔

۴۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت زینب بنت جحشؓ کے بارے میں کیا پیش گوئی فرمائی تھی؟

جواب: آپؓ کی عبادت وریاضت اور زہد وتقویٰ کا خود رسول کریم ﷺ کا اعتراف خود کیا اور فرمایا کہ اے عمرؓ حضرت زینبؓ کو کچھ نہ کہو یہ عبادت گزار اور خدا سے ڈرنے والی ہیں۔

www.downloadclassnotes.com

تفصیلی سوالات

سوال نمبر۳: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

۱۔ ام المؤمنین سیدہ حفصہؓ کی کم از کم پانچ صفات مثالوں سے بیان کریں۔

جواب: (i) ام المؤمنین سیدہ حفصہؓ کا تعلق اسی خاندان سے تھا جو اپنی فصاحت و بلاغت اور فہم و فراست میں نمایاں مقام رکھتا تھا۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے حضرت شفاؓ کو سیدہ حفصہؓ کی تعلیم پر مامور کیا۔

(ii) آپؓ کو نہ صرف پڑھنا لکھنا سکھایا بلکہ زہریلے کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے کا دم بھی سکھایا۔

(iii) سیدہ حفصہؓ تعلیم و تفہیم کا بے پناہ شوق رکھتی تھی۔

(iv) آپ نے نبی کریم ﷺ کی معیت میں حج کی ادائیگی کا شرف بھی حاصل کیا۔

(v) آپؓ حج اور مناسک حج کے متعلق معلومات خواتین تک پہنچاتی تھیں۔

(vi) آپؓ نے قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری بڑی خوش اسلوبی سے نبھائی۔

۲۔ اُمّ المؤمنین حضرت اُم سلمہؓ کی اسلام کے لیے خدمات کا جائزہ لیں۔

جواب: حضرت اُم سلمہؓ کا تعلق خاندان بنی مخزوم سے تھا۔ شوال سن 4 ہجری کو آپؓ نے نبی کریم ﷺ کی زوجیت کا شرف پایا اور ام المومنین کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوگئیں۔

آپؓ کا علمی مرتبہ بہت بلند تھا، علم حدیث میں حضرت عائشہؓ کے مدمقابل کوئی نہ تھا۔ آپ کو اہل بیت سے اس قدر عقیدت اور محبت تھی کہ امام حسینؓ کے بچپن میں ہی آپ کی تربیت کی ذمہ داری ان کو دی گئی تھی۔ آپؓ نے مختلف غزوات، سرایہ میں حضور ﷺ کے ہمراہ شرکت کی۔ صلح حدیبیہ میں جب نبی کریم ﷺ نے کفار مکہ سے صلح کر لی صلح کی شرائط بظاہر مسلمانوں کے حق میں نہ تھیں۔ آپؐ نے اُم سلمہؓ سے مشورہ کیا تو آپؓ نے فرمایا کہ باہر نکل کر قربانی دیں اور حرم اتارنے کے لیے بال منڈوائیں۔ بظاہر تو یہ معمولی سا واقعہ ہے مگر حقیقت میں اُم سلمہؓ نے اپنی خداداد ذہانت سے ایک بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا۔

۳۔ حضرت زینب بنت خزیمہؓ کا تعارف، نبی کریم ﷺ کے ساتھ شادی اور زندگی گزارنے کے واقعات تفصیل سے لکھیں۔

جواب: تعارف:۔

ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہؓ کا اصل نام زینب اور آپؓ کے والد خزیمہ بن حارث ہیں۔ آپؓ کا نسب نبی کریم ﷺ کے نسب شریف سے ملتا ہے۔ اس لیے آپ قریشی ہیں۔ رمضان المبارک سن تین ہجری کو آپؓ نے نبی کریم ﷺ کی زوجیت کا شرف پایا۔

آپؓ کا سیرت و کردار:۔

آپؓ کا شمار ان ہستیوں میں ہوتا ہے جو غریب پروری، مسکین نوازی، رحم دلی، سخاوت اور فیاضی جیسے اوصاف میں نہایت بلند مقام پر ہیں۔ یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ پیش آنے اور انہیں کھانا کھلانے کے باعث ان کا لقب ام المساکین (مسکینوں کی ماں) مشہور ہوگیا۔ آپ ان صحابیات میں سے ہیں، جنہوں نے اپنی جانیں رسول اللہ ﷺ کے لیے وقف کر دی تھیں۔ حضرت خزیمہؓ نے بہت کم عرصہ سرکار اقدس ﷺ کی صحبت بابرکت میں گزارا، جس کی وجہ سے آپؓ کے حالاتِ زندگی بھی بہت کم منقول ہیں۔ آپؓ کا لقب ہی آپ کی پاکیزہ حیات کی عکاسی ہے۔

www.downloadclassnotes.com

۴۔ مذکورہ امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کی علمی اور دینی خدمات کے اہم مشترکہ نکات پیش کریں۔

جواب: امہات المومنین رضی اللہ عنہن نے اسلام کے لیے بے پناہ علمی اور عملی خدمات پیش کیں۔ مذکورہ تمام امہات نہایت عبادت گزار، سخی اور فیاض تھیں۔ آپ تمام امہات کا شمار ان ہستیوں میں ہوتا ہے جو بے حد فہم وفراست میں آگے تھیں اور عبادت گزار تھیں جنہوں نے نہ صرف خود علم حاصل کیا بلکہ مسلمان خواتین کو بھی علم سے روشناس فرمایا اور حج وعمرہ کی سعادتیں بھی حاصل کیں اور محدثین بھی کہلائیں۔ ان امہات کو نہ صرف نبی کریم ﷺ کی زوجیت کا شرف حاصل تھا بلکہ مختلف امور میں نبی کریم ﷺ کی ساتھی اور مددگار بھی تھیں۔

ب: نبی اکرم ﷺ کی اولاد مبارکہ

مشق

سوال نمبر۱: مناسب جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

۱۔ **حضرت امام حسنؓ کا لقب ہے:**

(الف) ابوالخیر (ب) ابوعلی
(ج) ✓ شبیہ النبی (د) عبداللہ

۲۔ **حضرت امام حسنؓ پیدا ہوئے:**

(الف) ۲ ہجری **(ب) ✓ ۳ ہجری**
(ج) ۴ ہجری (د) ۵ ہجری

۳۔ **حضرت امام حسنؓ نے خلافت کی:**

(الف) ✓ قریباً چھ ماہ (ب) قریباً دس ماہ
(ج) قریباً ایک سال (د) قریباً ڈیڑھ سال

۴۔ **حضرت امام حسنؓ کی سب سے بڑی فضیلت ہے:**

(الف) ✓ نواسۂ رسول ﷺ (ب) عادل حکمران
(ج) صلح جوئی (د) فیاضی

۵۔ **حضرت امام حسنؓ کی مخالفین سے صلح کرنے کی وجہ تھی:**

(الف) ✓ امتِ مسلمہ کو فتنہ وفساد سے بچانا تھا۔
(ب) آپؓ کے حامیوں نے صلح کا مشورہ دیا تھا۔
(ج) آپؓ گوشہ نشینی اختیار کرنا چاہتے تھے۔
(د) مخالفین نے زبردستی صلح پر مجبور کیا تھا۔

مختصر سوالات

سوال نمبر۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

۱۔ **حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے والدین کون تھے؟**

جواب: حسنین کریمینؓ کے والد محترم حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور والدہ محترمہ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تھیں۔

۲۔ **حضرت امام حسنؓ کی سیرت کی تین اہم خوبیاں لکھیں۔**

جواب: (i) جگر گوشہ بتولؓ حضرت امام حسنؓ فضائل ومناقب اور سیرت وکردار کا روشن اور درخشاں باب ہیں۔
(ii) آپؓ جنت کے سردار ہیں۔
(iii) آپؓ نے ظاہری اور باطنی علوم کے خزانے اپنے نانا حضرت محمد ﷺ سے حاصل کیے۔

۳۔ **حضرت امام حسنؓ کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک تحریر کریں۔**

جواب: **آپ ﷺ نے فرمایا:**

حسن اور حسین، یہ میرے بیٹے، میری بیٹی کے بیٹے ہیں، اے اللہ! میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی انہیں اپنا

www.downloadclassnotes.com

محبوب بنا اور جوان سے محبت کرے تو بھی ان سے محبت فرما۔ (مشکوٰۃ:6165)

۴۔ حضرت امام حسنؓ کی صلح جوئی کا کیا مقصد تھا؟

جواب: جب آپؓ نے دیکھا کہ اسلامی سلطنت انتشار کا شکار ہے تو آپؓ نے تخت کو خیر باد کہہ کر وہ تاریخی صلح کی جو اسلام کی تاریخ کا ناقابل فراموش باب ہے۔

۵۔ حضرت امام حسنؓ کی سخاوت سے ہمیں کیا پیغام ملتا ہے؟

جواب: حضرت امام حسنؓ کی سخاوت سے ہمیں یہ پیغام ملتا ہے کہ ہم بھی انہی کی سنت پر عمل پیرا ہو کر سخاوت و ایثار کو اپنا شعار بنائیں۔

تفصیلی سوالات

سوال نمبر۳: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

۱۔ حضرت امام حسنؓ کی عادات اور فضائل مفصل تحریر کریں۔

جواب: حضرت امام حسنؓ کو بچپن سے ہی اپنے نانا حضرت محمد ﷺ کی محبت سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا اسی وجہ سے زہد، تقویٰ، عبادت و ریاضت اور عفو و درگزر حق گوئی و بے باکی اور جرأت و شجاعت جیسی صفات آپؓ میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ فقرا کے ساتھ ایثار و قربانی علم و فضل اور عدل آپؓ کی زندگی کا معمول تھا۔ آپؓ نبی کریم ﷺ کے لائے ہوئے دین حق کا بہترین نمونہ تھے۔ آپ نہایت سخی تھے جو شخص ایک دفعہ آپ سے مل لیتا وہ ساری زندگی آپ سے دور نہ ہو پاتا تھا۔ آپ کی باتیں علم و حکمت سے بھرپور تھیں۔ صبر و استقلال جرأت و شجاعت آپ کی نمایاں خوبیاں ہیں۔

۲۔ حضرت امام حسنؓ کی حیات مبارکہ سے سبق سیکھ کر ہم کس طرح اپنی روزمرہ زندگی میں تبدیلی لا سکتے ہیں، وضاحت کریں۔

جواب: حضرت امام حسنؓ نواسہ رسول ﷺ گوشہ بتول جو صبر و استقلال جرأت و شجاعت زہد و تقویٰ کا پیکر تھے نے ساری زندگی خدا کی عبادت اور دین خدا کی سربلندی اور سنت رسول ﷺ پر عمل درآمد کروانے کے لیے بادشاہت کے تخت کو بھی ٹھوکر مار دی ہم ان کی زندگی سے سبق سیکھ کر عملی زندگی میں ایک اچھے انسان بن سکتے ہیں۔ بحیثیت مسلمان، نبی کریم ﷺ کے امتی ہونے حسنی اور حسینی مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں بھی ان چیزوں عادات وصفات کو اپنی روزمرہ زندگی میں شامل کرنا ہو گا پھر ہی ہم سچے مسلمان بن پائیں گے۔

سرگرمی برائے طلبہ:

☆ **حضرت امام حسنؓ کے بچپن کے اہم واقعات اپنے والدین سے سنیں اور وہ صفات اپنے کردار میں شامل کرنے کے لیے لائحہ عمل بنائیں۔**

جواب: حضرت امام حسنؓ کے بچپن کا واقعہ:

ایک دفعہ امام حسنؓ اور امام حسینؓ دونوں مسجد میں وضو کرنے کی نیت سے گئے۔ آپؓ نے دیکھا کہ ایک بزرگ غلط وضو کر رہے ہیں۔ انہوں نے جان بوجھ کر آپس میں لڑنا شروع کر دیا۔ امام حسنؓ نے امام حسینؓ سے فرمایا کہ آپ وضو غلط کر رہے ہو اور فرمایا آئیں حسین بھائی میں آپ کو وضو کر کے بتاؤں کہ درست طریقہ کیا ہے وہ بزرگ غور سے دیکھ رہا تھا اور اس نے وضو کا طریقہ بھی سیکھ لیا اور اس کی دل آزاری بھی نہ ہوئی اس بزرگ نے امام حسنؓ کا شکریہ ادا کیا آپؓ بچپن میں ہی بہت فہم و فراست کے مالک تھے۔

www.downloadclassnotes.com

حضرت سیّدہ زینب بنت علیؓ

مشق

سوال نمبر۱: مناسب جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

۱۔ حضرت سیدہ زینب بنت علیؓ کی پیدائش ہوئی:

(الف) تین ہجری میں (ب) چار ہجری میں

(ج) ✓ پانچ ہجری میں (د) چھے ہجری میں

۲۔ حضرت سیدہ زینب بنت علیؓ کی نانی محترمہ تھیں:

(الف) حضرت عائشہ صدیقہ

(ب) حضرت ام سلمیٰؓ

(ج) ✓ حضرت خدیجہ الکبریٰؓ

(د) حضرت جویریہؓ

۳۔ حضرت سیدہ زینب بنت علیؓ کے بچپن کے اوصاف میں سے زیادہ مشہور وصف تھا:

(الف) ✓ فصاحت و بلاغت (ب) شجاعت و بہادری

(ج) سخاوت و فیاضی (د) زہد و عبادت

۴۔ آپؓ کی کنیت "ام المصائب" تھی کیونکہ آپؓ نے ساری عمر:

(الف) ✓ تکلیفوں اور مصیبتوں کا سامنا کیا۔

(ب) اسلام کی دعوت و تبلیغ میں حصہ لیا۔

(ج) غریبوں اور یتیموں کی مدد کی۔

(د) سادگی اور انکساری کو اپنایا۔

۵۔ حضرت سیدہ زینب بنت علیؓ کا مزار ہے۔

(الف) ✓ دمشق (ب) کوفہ

(ج) کربلا (د) مدینہ منورہ

مختصر سوالات

سوال نمبر۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

۱۔ حضرت سیدہ زینب بنت علیؓ کو بچپن ہی میں کن کے وصال کا صدمہ سہنا پڑا؟

جواب: آپؓ کو بچپن ہی میں اپنے نانا رسول خدا ﷺ کی رحلت کا صدمہ اٹھانا پڑا۔

۲۔ حضرت سیدہ زینب بنت علیؓ کو کون کون سے اوصاف ورثے میں ملے؟

جواب: سیدہ زینب بنت علیؓ شکل و صورت میں اپنی نانی، چہرے پر جاہ جلال و جمال اپنے نانا اور چال ڈھال، اندازِ گفتگو طرزِ خطاب اپنے والد حیدر کرارؓ اور عادات و اطوار میں اپنی والدہ محترمہ اور صبر و شکر اپنے بھائی حضرت حسنؓ جبکہ حق گوئی اور شجاعت دوسرے بھائی سیدنا امام حسینؓ شہید کربلا سے سیکھا۔

۳۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سیدہ زینبؓ کی شادی کے لیے عبداللہ بن جعفرؓ کا انتخاب کس وجہ سے کیا؟

جواب: کیونکہ حضرت عبداللہؓ اپنے والد کی طرح اعلیٰ صفات اور پاکیزہ اخلاق کے مالک تھے۔ اُن کے چار صاحبزادے تھے۔ عونؓ، محمدؓ، علیؓ اور عباسؓ۔

۴۔ حضرت سیدہ زینب بنت علیؓ کی اولاد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت زینبؓ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی اُم کلثوم تھیں۔ حضرت زینب سلام علیہا بنت علیؓ کے دو بیٹے عون و محمد جو سانحہ کربلا میں شہادت کے درجے پر فائز ہوئے۔

www.downloadclassnotes.com

تفصیلی سوالات

سوال نمبر۳: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

ا۔ حضرت سیدہ زینب بنت علیؓ کی ابتدائی زندگی مفصل بیان کریں۔

جواب: آپؓ کی تمام زندگی مصائب میں گزری۔ ابھی عمر مبارکہ صرف چھ برس تھی کہ اپنے نانا کی رحلت کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ پھر چھے ماہ بعد ہی والدہ محترمہ سیدہ فاطمہ بھی سفر آخرت پر روانہ ہو گئیں۔ 40 ہجری میں آپؓ کے والد حضرت علیؓ اور 50 ھ میں آپؓ کے بھائی امام حسنؓ کو شہید کر دیا گیا۔ ان صدمات نے زینب سلام علیہا کو بکھیر دیا۔ حضرت علیؓ نے 31 ھ میں کوفہ کو جب اپنا دارالخلافہ بنایا تو حضرت زینب سلام علیہا اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ وہیں منتقل ہو گئیں۔ آپ سلام علیہا بچپن ہی سے فہم و فراست قوتِ حافظہ کے ساتھ ساتھ تحریر و تقریر کے فن سے آگاہ تھیں۔

۲۔ حضرت سیدہ زینب بنت علیؓ کی یزید کے دربار میں کی جانے والی تقریر کو وضاحت سے بیان کریں۔

جواب: حضرت زینبؓ نے یزید کے دربار میں تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپؓ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا۔ اس کے بعد آپؓ نے یزید اعمال کی سخت مذمت کی۔ اس کو اہل بیت کا مقام و مرتبہ یاد دلایا۔ پھر آپ ﷺ نے یزید کو اس انجام یاد دلایا کہ اس کے بعد آپ ﷺ نے یزید کے اعمال کی سخت مذمت کی۔ وقتی فتح سے خوش نہ ہو بلکہ اپنی ہلاکت اور جہنم میں اپنے ٹھکانے کی فکر کرو۔ آخر میں آپ ﷺ نے اللہ کی بارگاہ میں دعا فرمائی کہ جس طرح ہمارے خاندان کے پہلے فرد حضرت محمد ﷺ کو سعادت سے بہرہ مند فرمایا اور امام حسینؓ کو شہادت و رحمت کی نعمتوں سے نوازا ہمارے شہیدوں کے ثواب و اجر میں اضافہ فرما اور ہم باقی سب افراد کو اپنی عنایتوں سے نواز دے۔ بے شک اللہ ہی رحمت کرنے والا اور حقیقی معنوں میں مہربان ہے۔

۳۔ حضرت سیدہ زینب بنت علیؓ کی سیرت و کردار کی روشنی میں ہم کس طرح اپنی زندگی میں مثبت تبدیلی لا سکتے ہیں، وضاحت کریں۔

جواب: سیدہ زینب سلام علیہا ایک ایسے گھرانے میں پیدا ہوئیں جو روئے زمین پر سب سے معزز تھا۔ آپؓ کے والد محترم شیر خدا علی مرتضیٰؓ تھے اور والدہ محترمہ سیدہ نساء عالمین حضرت فاطمہؓ الزہرا سلام علیہا تھیں۔

آپؓ کے بھائی جنت کے سردار حسن و حسینؓ تھے۔ آپؓ خود عزم و ہمت اور فہم و فراست کا ایک مینار تھیں۔ آپؓ نے سانحہ کربلا میں جس عزم اور بہادری کا مظاہرہ کیا وہ تمام مسلم خواتین کے لیے مشعل راہ ہے اور جس جرأت اور بہادری کے دربار میں تاریخی خطبہ دیا وہ ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ آپؓ کی زندگی کو سامنے رکھ کر ہم اپنی زندگیوں کو مثبت انداز میں بسر کر سکتے ہیں کہ بنتِ علیؓ نے کس طرح اپنے بھائی امام حسینؓ کا ساتھ دیا اور اتنی قربانیاں دینے کے باوجود خدا کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کیا۔ ہمیں جو بھی اپنی زندگی بی بی کے نقشِ قدم پر چل کر ہر وقت بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہونا چاہیے۔

www.downloadclassnotes.com

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

1- حضرت عبداللہ بن عباسؓ
2- حضرت اُبی بن کعبؓ
3- حضرت زید بن ثابتؓ
4- حضرت ابو ہریرہؓ
5- حضرت عبداللہ بن عمرؓ

مشق

سوال نمبرا: مناسب جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے والد کا نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیا رشتہ تھا؟

(الف) ✓ چچا (ب) ماموں
(ج) چچازاد (د) ماموں زاد

۲۔ ہجرت نبوی کے وقت حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی عمر تھی:

(الف) 10 سال **(ب) ✓ 11 سال**
(ج) 12 سال (د) 13 سال

۳۔ حضرت اُبی بن کعبؓ کا تعلق تھا:

(الف) قبیلہ بنی اوس سے
(ب) ✓ قبیلہ بنی خزرج سے
(ج) قبیلہ بنی قریش سے
(د) قبیلہ بنی نجار سے

۴۔ حضرت زید بن ثابتؓ پیدا ہوئے:

(الف) مکہ مکرمہ میں **(ب) ✓ مدینہ منورہ میں**
(ج) طائف میں (د) یمن میں

۵۔ کس غزوہ میں حضرت زید بن ثابتؓ نے پہلی بار شرکت کی؟

(الف) ✓ غزوہ بدر (ب) غزوہ احد
(ج) غزوۂ خندق (د) غزوۂ تبوک

۶۔ سب سے زیادہ احادیث روایت کرنے کا اعزاز حاصل ہے:

(الف) ✓ حضرت ابو ہریرہؓ کو
(ب) حضرت اُبی بن کعبؓ کو
(ج) حضرت عبداللہ بن عباسؓ
(د) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو

مختصر سوالات

سوال نمبر۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا مختصر تعارف بتائیں۔

جواب: آپؓ کا نام عبداللہ تھا جبکہ آپؓ کی کنیت ابو العباس تھی۔ آپؓ کے والد کا نام عباس بن عبد المطلب جو کہ نبی کریم ﷺ کے چچا تھے اور آپ کی والدہ کا نام ام الفضل لبابہ تھا۔

۲۔ حضرت عمرؓ کا حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے ساتھ کیسا سلوک تھا؟

جواب: حضرت عبد اللہ بن عباسؓ جب تیرہ برس کے تھے تو آپ ﷺ نے دار فانی سے رحلت فرمائی۔ حضرت عمرؓ نے آپؓ کو انتہائی قابل پا کر خاص طور سے اپنی تربیت میں لے لیا۔

www.downloadclassnotes.com

۳۔ حضرت ابوبکرؓ کے دور میں حضرت اُبی بن کعبؓ نے کیا ذمہ داریاں انجام دیں؟

جواب: حضرت ابوبکرؓ کے دور میں قرآنِ مجید کی ترتیب و تدوین کا اہم کام شروع ہوا۔ صحابہ کرامؓ کی جماعت اس خدمت پر مامور تھی۔ آپؓ اس کے سربراہ تھے۔

۴۔ حضرت عمرؓ نے حضرت اُبی بن کعبؓ کو حکومت کا منصب کیوں نہ دیا؟

جواب: حضرت عمرؓ نے ان کو حکومت کا عہدہ اس لیے نہ دیا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں آپؓ کے دین کو دنیا میں ملوث نہیں دیکھنا چاہتا۔

۵۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے کب اسلام قبول کیا؟

جواب: حضرت زیدؓ 11 برس کے ہوئے تو اسلام کے دامن میں آ گئے۔

۶۔ غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت زید بن ثابتؓ نے کس خواہش کا اظہار کیا؟

جواب: جب غزوہ بدر پیش آیا اور مسلمانوں کا لشکر میدانِ جنگ کی جانب روانگی کے لیے تیار ہوا تو آپؓ نے شرکت کی خواہشیں لے کر پہنچ گئے۔

۷۔ حضرت ابوہریرہؓ کی کنیت کے پیچھے کیا وجہ ہے؟

جواب: کیونکہ آپؓ کو بلیوں سے بہت محبت تھی۔ ایک دن حضور ﷺ نے ان کی آستین میں ایک بلی کو دیکھا اور ان کو یا ابا ہریرہ کہہ کر پکارا اس دن سے یہ لقب مشہور ہو گیا۔

۸۔ حضرت ابوہریرہؓ کی والدہ نے کس طرح اسلام قبول کیا؟

جواب: آپؓ نے بارہا کوشش کی کہ اُن کی والدہ اسلام قبول کرے مگر وہ نہ مانی ایک دفعہ ان کی والدہ آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی تو آپؓ نے جا کر رو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ کے حق میں دعا کریں۔ آپ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائیں کہ اے اللہ! ان کی والدہ کو ہدایت نصیب فرما۔ اُدھر اُن کی والدہ کے دل کی حالت پلٹ ڈالی۔ آپؓ جونہی گھر میں داخل ہوئے تو والدہ کلمہ پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں۔

۹۔ حضور ﷺ نے قومِ عاد و ثمود کی آبادیوں کی طرف گزرتے وقت کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: جب آنحضرت ﷺ قوم عاد و ثمود کی آبادیوں کی طرف گزرے تو فرمایا ان لوگوں کے مکانوں میں داخل نہ ہو۔ جنہوں نے خدا کی نافرمانی کر کے اپنے اوپر ظلم کیا کہیں تم بھی اس عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤ جس میں وہ مبتلا تھے۔

تفصیلی سوالات

سوال نمبر۳: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حالاتِ زندگی اور سیرت پر روشنی ڈالیں۔

جواب: حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی پیدائش کے بعد جب آپ کو بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ڈال کر آپؓ کے حق میں دعا فرمائی۔ آپؓ کے والد حضرت عباسؓ نے پہلے ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ اس لیے آپؓ کی پرورش توحید کے سائے میں ہوئی۔ آپؓ نے اپنا لڑکپن کا زمانہ رسول ﷺ کے دور میں گزارا۔ نبی پاک ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ کو اپنی تربیت میں لے لیا۔ حضرت عمرؓ آپ کو انتہائی محبوب رکھتے تھے۔ حضرت عمرؓ اکثر پیچیدہ اور مشکل مسائل ان سے حل کرواتے تھے۔ حضرت عثمانؓ کے دور میں 27 ھ میں افریقہ پر فوج

کشی ہوئی تو آپؓ نے اس مہم میں شرکت کی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس عہد مبارک کے ممتاز ترین علما میں سے تھے۔ آپؓ کی ذات ایک ایسی زندہ کتاب تھی جس میں تمام علوم جمع تھے۔ قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، اَدب، شاعری کوئی علم ایسا نہ تھا جن میں آپ کو عبور حاصل نہ ہو۔ حضرت عبداللہؓ آخری عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔ آپؓ کا انتقال طائف میں ہوا وہیں آپ کو دفن کیا گیا۔

۲۔ حضرت اُبی بن کعبؓ کے فضائل اور خدمات اسلام پر تفصیلی طور پر تحریر کریں۔

جواب: حضرت اُبی کعبؓ کے فضائل اور دینی خدمات:

حضرت اُبی کعبؓ کا تعلق قبیلہ بنی خزرج سے تھا۔ مدینہ کے جن لوگوں نے دوسری دفعہ جا کر آنحضرت ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی ان میں حضرت ابی کعبؓ بھی شامل تھے۔ حضرت ابی کعبؓ عہد نبوت ﷺ کے تمام غزوات میں شامل ہوئے بدر سے لے کر طائف تک ہر معرکے میں آپؓ نے اپنی خدمات سر انجام دیں۔ آپؓ نے عہد رسالت سے لے کر حضرت عثمان غنیؓ کے دور تک کئی اہم مذہبی اور ملکی خدمات انجام دیں۔ 9ھ میں زکوٰۃ فرض ہونے کے بعد صدقات وصول کرنے میں بھی آپ شامل تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کے خلافت کے دور میں قرآن مجید کی تدوین و ترتیب کی انجام دہی میں بھی آپؓ نے بے شمار خدمات پیش کیں۔ حضرت عمرؓ کے دور میں خلافت میں درس و تدریس کا کام سر انجام دیا۔ حضرت عمرؓ کے دور میں تراویح میں امامت کا کام سرانجام دیا۔ اور زید لکھتے ہیں وہ حضرت ابیؓ کی قرات کے مطابق ہیں۔ آپؓ مشہور و معروف کاتبین وحی میں سے ہیں۔ آپؓ کی بے شمار خدمات ہیں جو آبِ زر سے لکھنے کے لائق ہیں۔

۳۔ حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کے اہم مشترکہ فضائل تحریر کریں۔

جواب: حضرت زید بن حارثؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کے مشترکہ فضائل:

حضرت زید بن حارثؓ ایک جلیل القدر صحابی رسول ﷺ ہیں۔ انہوں نے نہایت کم سنی میں ہی اسلام قبول کر لیا۔ جب آپؓ کی عمر 13 برس تھی اور غزوۂ بدر پیش آیا اور مسلمانوں کا لشکر جنگ پر جانے کے لیے تیار ہوا تو آپؓ نے بھی جنگ پر جانے کی خواہشیں ظاہر کی۔ 16 برس کی عمر میں آپؓ غزوہ خندق میں آنحضرت ﷺ کے ہمراہ موجود تھے۔ غزوہ تبوک میں آپؓ کو آنحضرت ﷺ نے جنگ کا علم عطا فرمایا۔ حضرت زید بن حارثؓ اپنے قوتِ حافظہ، علم و فضل، فہم و ذہانت کی بدولت بارگاہ رسالت ﷺ میں چھوٹی عمر ہی میں مقبول ہو گئے۔ آپؓ کاتب وحی تھے۔ آپ کو کئی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔

حضرت ابو ہریرہؓ نبی پاک ﷺ کا اس قدر احترام کرتے تھے کہ کبھی وضو کے بغیر آپ کی بارگاہ میں پیش نہ ہوتے نہ مصافحہ کرتے۔ آپ ﷺ کو دیکھ کر اُن کا دل باغ باغ ہو جاتا فاقوں پہ فاقے سہتے اور علم حاصل کرتے۔ ایک دفعہ والدہ کی گستاخی کے نتیجہ میں رو پڑے اور آپ ﷺ سے استدعا کی کہ میری والدہ کے لیے دعا فرمائیں آپ ﷺ کی دعا کے نتیجہ میں ان کے دل کی کایا پلٹ دی اور وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئیں۔

۴۔ مذکورہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سیرت و کردار کے مختلف پہلوؤں سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب: صحابہ کرامؓ کی سیرت و کردار کے پہلو:

مذکورہ بالا اصحابہ کرام اجمعینؓ کی زندگیوں کے مطالعے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ تمام صحابہ کرامؓ نہایت نیک، متقی اور درویش صفت انسان تھے۔ اور آپ ﷺ

سے بے پناہ محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔ ان کی ساری زندگیاں اسلام کی خدمت، احادیث اور قرآنِ کریم کی تدوین و تربیت میں گزر گئیں۔ بیشتر صحابہ کرامؓ نے مختلف غزوات میں شرکت کی تھی۔ آپ سب صحابہ کرامؓ نبی کریم ﷺ کے تربیت یافتہ تھے۔ اسی لیے ان کی زندگیاں ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ ان صحابہ کرامؓ نے بھوکا پیاسا رہ کر نہ صرف علم حاصل کیا بلکہ دوسرے لوگوں کو بھی فیض یاب کیا۔ ہم ان کی زندگیوں کو سامنے رکھ کر اپنی دنیاوی اور اخروی زندگیوں کو کامیاب و کامران بنا سکتے ہیں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

۱۔ مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی امتیازی خصوصیات پر مشتمل چارٹ بنائیں۔

جواب: **1- سادگی:** میں اپنے اندر سادگی کو اپنانا چاہوں گا / گی اور زندگی کے ہر معاملے میں سادگی ہی اپناؤں گی۔

2- عبادت: میں خدا کی عبادت میں بہت آگے جا کر عشق کی منزل پر فائز ہونا چاہوں گا / گی۔

3- محنت و مشقت: میں ہر کام میں محنت و مشقت کر کے اعلیٰ مقام حاصل کرنا چاہتا / چاہتی ہوں۔

4- خدمتِ خلق: مجھے خدمتِ خلق سے بہت محبت ہے اور خدائی مخلوق کی خدمت کرنا چاہوں گی / گا۔

5- سخاوت: مجھے اپنے اندر سخاوت کی صفت بھی پیدا کرنی ہے تا کہ اپنے صحابہ کرامؓ اور خلفائے راشدین کے نقشِ قدم پر چل کر۔۔۔۔۔ کے زمرے میں آجاؤ۔

د۔ صوفیائے کرام رحمہم اللہ

حضرت بہاؤالدین نقشبند بخاریؒ، حضرت شہاب الدین سہروردیؒ

مشق

سوال نمبر۱: مناسب جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

۱۔ صوفیاء کی اصطلاح میں تصوف کے معنی ہیں:

(الف) ✓ اپنا تزکیہ کرنا (ب) عبادت و ریاضت کرنا

(ج) غیب کی باتیں بتانا

(د) برائی سے رک جانا

۲۔ حضرت بہاءالدین نقشبند بخاریؒ کی پیدائش ہوئی:

(الف) شام میں **(ب) ✓ بخارا میں**

(ج) مدینہ منورہ میں (د) بصری میں

۳۔ ”سلسلہ سیفیہ“ کس سلسلہ تصوف کی شاخ ہے؟

(الف) سلسلہ قادریہ **(ب) ✓ سلسلہ نقشبندیہ**

(ج) سلسلہ سہروردیہ (د) سلسلہ چشتیہ

۴۔ حضرت مخدوم جہانیاںؒ نے کس بزرگ سے کسبِ فیض کیا؟

(الف) حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ

(ب) ✓ بہاءالدین نقشبند بخاریؒ

(ج) حضرت بایزید بسطامیؒ

(د) شیخ شہاب الدین سہروردیؒ

۵۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ نے کس بزرگ کے متعلق فرمایا تھا ”تم سرزمینِ عراق کے آخری مشہور انسان ہو“؟

(الف) حضرت حسن بصریؒ

(ب) بہاءالدین نقشبند بخاریؒ

www.downloadclassnotes.com

(ج) حضرت بایزید بسطامیؒ

(د) ✓ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ

۶۔ شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی کتاب "عوارف المعارف" کس موضوع پر ہے؟

(الف) حدیث نبوی (ب) سیرت صحابہؓ

(ج) دعوت وتبلیغ (د) ✓ خانقاہی نظام

۷۔ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانیؒ کا تعلق کس سلسلۂ طریقت سے ہے؟

(الف) سلسلہ قادریہ (ب) سلسلہ نقشبندیہ

(ج) ✓ سلسلہ سہروردیہ (د) سلسلہ چشتیہ

مختصر سوالات

سوال نمبر۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

۱۔ علم تصوف سے کیا مراد ہے؟ نیز اس کے دیگر نام لکھیں۔

جواب: صوفیاء کی اصطلاح میں تصوف کے معنی ہیں۔ اپنے اندر کا تزکیہ اور تصفیہ کرنا، یعنی اپنے نفس کو نفسانی کدورتوں اور اخلاق رزیلہ سے پاک وصاف کرنا اور فضائلِ اخلاق سے مزین کرنا۔

۲۔ حضرت بہاء الدین نقشبند بخاریؒ کا مختصر تعارف پیش کریں

جواب: خواجۂ خواجگان حضرت بہاوالدین نقشبند بخاری تاریخی شہر بخارا سے تین میل کے فاصلہ پر قصر عارفاں نامی قصبہ میں 14 محرم الحرام 728ھ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد کا نام محمد اور آپ کا نام بھی محمد تھا۔ آپؒ کا تعلق سادات خاندان سے تھا اور آپ مسلم صوفی سلسلہ نقشبندیہ کے بانی تھے۔

۳۔ حضرت بہاء الدین نقشبند بخاریؒ کے ان دو خلفا کا تعارف بتائیں جنھوں نے برصغیر میں اسلام پھیلایا۔

جواب: حضرت بہاوٗالدین نقشبندیہ کے دو خلفا میں حضرت شاہِ ہمدانؒ کشمیر میں اور حضرت مخدوم جہانیاںؒ ہند اور سندھ میں ہندوؤں کو وحدت کی تبلیغ کرتے رہے۔

۴۔ رزقِ حلال کے بارے میں حضرت بہاء الدین نقشبند بخاریؒ کی کیا تعلیمات ہیں؟

جواب: آپؒ ہر چیز بالخصوص طعام میں حلال کی بہت پابندی فرماتے تھے۔ اپنی مجلس میں اس حدیث نبوی کو بیان فرمایا کرتے تھے کہ عبادت کے دس جز ہیں جن میں سے نو طلب حلال ہیں اور ان میں باقی ایک عبادت میں ہے۔

۵۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے مدرسہ نظامیہ سے درس وتدریس کا سلسلہ کیوں ترک کیا؟

جواب: آپؒ نے درس وتدریس کا سلسلہ چھوڑ کر تصوفؒ کا راستہ اختیار کرلیا اور درویشوں کی صحبت میں تشریف لے گئے۔

۶۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے مشہور شاگرد خلفا کون کون تھے؟

جواب: آپؒ کے چند مشہور خلفاء میں حضرت شیخ بہاوٗالدین زکریا ملتانیؒ، شیخ سعدی شیرازیؒ، شیخ فریدالدین عطارؒ اور سلطان سخی سرورؒ اور شیخ نورالدین مبارک غزنوی، شیخ ضیاء الدین رومی، قاضی حمیدالدین ناگوری وغیرہ شامل ہیں۔

۷۔ اصلاح معاشرہ کے لیے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے کیا کیا اقدام کیے؟

جواب: آپؒ ملکی حالات اور عالم اسلام کے معاملات پر گہری نظر رکھتے تھے۔ جہاں کہیں خلاف شرع امور دیکھتے تو میدان عمل میں آجاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپؒ کے خلفاء نے

www.downloadclassnotes.com

ہر جگہ مخالفین اسلام کا مقابلہ کیا اور پورا برصغیر آپؒ کے فیض سے مستفیض ہوئے۔

تفصیلی سوالات

سوال نمبر۳: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

۱۔ حضرت بہاء الدین نقشبند بخاریؒ کی سیرت اور کردار پر روشنی ڈالیں۔

جواب: حضرت بہاؤ الدین نقشبند بخاریؒ نہایت ذہین و فطین تھے۔ خواجہ سید محمد بہاؤ الدین نقشبندؒ کا شمار اکابر اولیاء کرام اور مشاہیر کرام میں ہوتا ہے۔ آپؒ کا امام طریقت اور اپنے وقت کے عظیم مصلح تھے۔ آپؒ کی پُر اثر اور باکمال شخصیت اور کمال ظاہری و کمال باطنی کی بدولت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ آپؒ کے نام سے موسوم ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے محبت، سنت رسول ﷺ کی پیروی، صحابہ و اہل بیت اطہار سے محبت اور تزکیہ نفس اس سلسلہ کے مزاج میں شروع سے ہی موجود تھے۔ آپؒ نے ان خصائص کے ساتھ معاشرتی اصلاح، خدمت خلق اور قیام عدل کی کوششیں اس مشن میں شامل کیں۔ یہی وجہ ہے کہ وسطی ایشیا کے لوگ آپؒ کے حلقہ ارادت میں شاملہو کر دولت ایمان اور دولتِ تقویٰ سے مالا مال ہوئے تھے۔

۲۔ حضرت بہاء الدین نقشبند بخاریؒ کی تعلیمات اور ارشادات تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: **حضرت بہاؤ الدین نقشبندیہ کے ارشادات اور تعلیمات:**

آپؒ نے ارشاد فرمایا کہ:

- ☆ سنتِ مصطفیٰ ﷺ پر عمل کرنے اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی پیروی کرنے سے تھوڑے عمل سے ہی بہت فتوح حاصل ہوتی ہیں۔
- ☆ جس شخص نے اللہ کو پہچان لیا اس پر کوئی شے پوشیدہ نہیں۔
- ☆ جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کردے اُس کا غیر اللہ سے التجا کرنا شرک ہے۔ یہ شرک عام کے لیے معاف مگر خواص کے لیے نہیں۔
- ☆ اولیاء کو اسرار پر آگاہی دی جاتی ہے لیکن وہ بغیر اجازت ان کو ظاہر نہیں کرتے۔

اسلام ان گدڑی نشینوں کی سادہ اور پُر اثر تبلیغ سے تمام براعظموں میں خوب پھیلا۔

۳۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی حصول تعلیم و تصوف کے لیے کی جانے والی کوششوں کا جائزہ لیں۔

جواب: حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی شافعی مسلک کے زبردست فقیہ اور اپنے وقت کے عظیم مجتہد تھے۔ حضرت عبد القادر جیلانیؒ نے آپؒ کے متعلق فرمایا تھا کہ اے عمر! تم سرزمین عراق کے آخری مشہور انسان ہو آپ ملکی حالات اور عالمِ اسلام کے معاملات پر گہری نظر رکھتے تھے۔ جہاں کہیں خلاف شرع امور دیکھتے آپؒ میدان عمل میں آجاتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپؒ کے خلفاء نے ہر جگہ مخالفین اسلام کا مقابلہ کیا۔ آپ نے سلسلۂ سہروردیہ کی ترویج و اشاعت میں نہایت اہم کام سرانجام دیا۔ ایک کتاب عوارف المعارف بارے میں پوری تفصیلات درج ہیں۔

۴۔ اولیاء کرام کی سیرت و کردار اور تعلیمات سے حاصل ہونے والے اسباق کو ہم کس طرح اپنی عملی زندگیوں میں لاگو کر سکتے ہیں، وضاحت کریں۔

جواب: اولیاء کرام اپنے اپنے وقت کے عظیم مصلح تھے۔ آپؒ نے تمام زندگی سنتِ نبوی ﷺ کی پابندی، اہل بیت اطہار اور صحابہ کرامؓ سے محبت اور تزکیہ نفس میں لگے رہے اور تمام عمر لوگوں کو اسلام کی تبلیغ کی اور بہت سارے شاگرد پیدا کیے جنہوں نے نہ صرف برصغیر اور

www.downloadclassnotes.com

دوسرے علاقوں میں لوگ ان کی سیرت و کردار سے متاثر ہو کر اسلام کے دائرے میں داخل ہوئے۔ انہی فقرا اور اولیاء کرام کے نقشِ قدم پر چل کر ہم بھی ایمان کی دولت سے مالا مال ہو سکتے ہیں اور دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہدایت کا سرچشمہ بن سکتے ہیں۔ اور ان کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اور اہل بیت اطہار سے محبت کر کے ہم دنیا اور آخرت کا دونوں عالم میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

علماء و مفکرین

(حضرت امام بخاریؒ، حضرت امام شافعیؒ، حضرت امام احمد بن حنبلؒ)

مشق

سوال نمبر۱: مناسب جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

۱۔ حضرت امام بخاریؒ کی ولادت ہوئی:

(الف) ✓ بخارا میں (ب) کوفہ میں

(ج) مدینہ منورہ میں (د) بصرئ میں

۲۔ کس بزرگ کی بینائی ان کی والدہ کی دعا سے لوٹ آئی تھی؟

(الف) حضرت امام مالکؒ

(ب) حضرت امام شافعیؒ

(ج) حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ

(د) ✓ حضرت امام بخاریؒ

۳۔ "اِختِلافُ الحَدِیث" کس بزرگ کی تصنیف ہے؟

(الف) حضرت امام مالکؒ

(ب) ✓ حضرت امام شافعیؒ

(ج) حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ

(د) حضرت امام بخاریؒ

۴۔ حضرت امام شافعیؒ کس کے مزار مبارک پر برکت حاصل کرنے کے لیے حاضری دیا کرتے تھے؟

(الف) ✓ حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ

(ب) حضرت حسن بصریؒ

(ج) حضرت بایزید بسطامیؒ

(د) حضرت جنید بغدادیؒ

۵۔ حضرت امام شافعیؒ کے بارے میں کونسی بات مشہور ہے؟

(الف) ✓ دس ہزار حدیثیں یاد کرنا

(ب) خوشبو کا بکثرت استعمال کرنا

(ج) امہات المومنین رضی اللہ عنہن کی زیارت کرنا

(د) مدینہ منورہ سے مکہ ہجرت کرنا

مختصر سوالات

سوال نمبر۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

۱۔ **حضرت امام بخاریؒ کا مختصر تعارف پیش کریں۔**

جواب: حضرت امام بخاریؒ 13 شوال، 196ھ ازبکستان کے تاریخی شہر بخارا میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کی کنیت ابوعبداللہ اور نام محمد تھا۔ آپؒ کے والد کا نام اسماعیل تھا۔

۲۔ **حضرت امام بخاریؒ کی دو فضیلتیں بیان کریں۔**

جواب: (i) آپؒ کی طبیعت سخت درجہ غیور اور خود دار تھی۔

(ii) آپ غیر معمولی حفظ و ضبط کے مالک تھے اور بے پناہ دانائی اور ذہانت کے پیکر تھے۔

۳۔ **حضرت امام شافعیؒ نے کن مشائخ سے علم حاصل کیا؟**

جواب: آپؒ نے اپنے دور کے عظیم المرتبت علمائے کرام و بزرگان دین سے علم حاصل کیا۔ ان میں حضرت امام مالکؒ،

حضرت مسلم بن خالد اور حضرت فضیل بن عیاضؒ سے علم حاصل کیا۔

۴۔ حضرت امام اعظم ابو حنبلؒ کے بارے میں امام شافعیؒ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: آپؒ فرماتے ہیں کہ میں نے دو سو ماہرینِ علم سے استفادہ کیا لیکن ان میں امام احمد کے مثل کوئی نہ تھا۔ وہ کبھی دنیاوی کلام نہ کرتے تھے۔ جب گفتگو کرتے تو موضوع سخن کوئی علمی مدد ہوتا۔

۵۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا خاندانی پس منظر تین سطور میں لکھیں۔

جواب: آپؒ عربی النسل تھے۔ آپؒ کے والد محمد بن حنبل مرو سے بغداد آکر اقامت پذیر ہوئے۔

آپؒ کے والد تیس برس کی عمر میں انتقال فرما گئے تھے۔

تفصیلی سوالات

سوال نمبر۳: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

۱۔ حضرت امام شافعیؒ کی سیرت اور کردار پر روشنی ڈالیں۔

جواب: امام شافعیؒ کا ابتدائی زمانہ تنگدستی میں گزرنے کے باوجود آپ کو علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ آپؒ نے سات سال کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا تھا۔ مجتہد وقت ہونے کے ساتھ ساتھ آپؒ نہایت عبادت گزار اور قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کرتے تھے۔ آپؒ روزانہ ایک قرآن مجید اور رمضان المبارک میں ساٹھ قرآنِ مجید کا ختم فرماتے۔ جب آپؒ تلاوتِ قرآن فرماتے لوگوں پر رقت طاری ہو جاتی تھی۔ آپؒ نے فرمایا۔ میں نے یہ سولہ سال سے کبھی سیر ہو کر کھانا کھایا۔

۲۔ حضرت امام بخاریؒ کے فضائل واعزازات پر مفصل تحریر کریں۔

جواب: **حضرت امام بخاری کے فضائل واعزازات:**

حضرت امام بخاریؒ غیر معمولی حفظ وضبط کے مالک تھے اور بے پناہ دانائی اور ذہانت کے پیکر تھے۔ آپؒ کے شاگرد حیران ہوا کرتے تھے کہ آپؒ کے پاس کوئی قلم اور روشنائی نہیں ہوتی تو احادیث کو کیسے قلم بند کرتے ہیں۔ حاشد بن اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ آپؒ کے پاس وقت کے شیوخ آتے لیکن آپؒ کو کبھی احادیث کو قلم سے کہیں لکھا ہو لیکن بعد میں آپؒ حرف بحرف اور پوری صحت سے احادیث سنا دیتے۔ ایک بار ہم نے دس ہزار احادیث ان کے سامنے بیان کیں تو آپؒ نے نہ صرف ان کی ترتیب درست کر دی بلکہ ہر حدیث کو پوری صحت سے بیان کی۔ امام بخاریؒ کی زندگی میں ایسی شائستہ خصوصیات پائی جاتی ہیں جو بہت کم لوگوں میں دیکھنے میں آتی ہیں۔

۳۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی تعلیمات اور سیرت و کردار کی روشنی میں کس طرح اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔

جواب: امام احمد بن حنبلؒ اپنے دور کے بہت بڑے عالم اور فقیہ تھے اور امام شافعی کے شاگرد تھے۔ آپؒ بہت زیادہ نیک اور زہد انسان تھے۔ آپ کے صاحبزادے فرماتے تھے۔ آپؒ دن رات میں تین سو نوافل پڑھتے تھے۔ عشق رسول ﷺ سے آپؒ کا سینہ معمور تھا۔ اُن کی زندگی اور سیرت و کردار کو سامنے رکھ کر ہم اپنی زندگی کو کامیاب و کامران بنا سکتے ہیں۔ کیونکہ انسان کی حقیقی کامیابی کا راز بھی خدا کی اطاعت اور رسول پاک ﷺ کی اطاعت میں ہے۔

۴۔ مذکورہ علماء و مفکرین کی سیرت و کردار سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوتا ہے، وضاحت کریں۔

جواب: مذکورہ علماء و مفکرین کی سیرت و کردار سے ہمیں یہ سبق ملتا

ہے کہ آپ کی شخصیات بے پناہ خوبیوں کا مجموعہ تھی اور ہمارے لیے نعمتِ خداوندی سے کم نہیں تھے۔ اپنی علماء و مفکرین کی بدولت اسلام برصغیر کے مختلف علاقوں میں پھیلا اور لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں ہمیں بھی اپنی زندگیوں کو اپنی علماء و مفکرین کے جلتے ہوئے چراغوں سے روشنی لے کر نہ صرف خود استفادہ کرنا چاہیے بلکہ یہ روشنی آگے بھی پھیلانی چاہیے۔

اضافی سوالات

۱۔ امام شافعیؒ کا وصال کب ہوا؟

جواب: آپؒ نے 55 برس کی عمر میں 204ھ میں مصر میں وفات پائی۔

۲۔ امام شافعیؒ کا مزار کہاں واقع ہے؟

جواب: آپؒ کا مزار مبارک قاہرہ، مصر میں ہے۔

و۔ فاتحین

موسیٰ بن نصیرؒ، طارق بن زیادؒ

مشق

سوال نمبر۱: مناسب جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

۱۔ اُندلس کا نیا نام ہے:

(الف) فرانس (ب) ترکی

(ج) ✓ اسپین (د) مراکش

۲۔ موسیٰ بن نصیر کی پیدائش دور میں ہوئی:

(الف) حضرت ابوبکرؓ کے

(ب) ✓ حضرت عمر فاروقؓ کے

(ج) حضرت عثمان غنیؓ کے

(د) حضرت علیؓ کے

۳۔ **اندلس افریقہ کے ساحل سے کس جانب واقع ہے؟**

(الف) ✓ مشرق (ب) مغرب

(ج) شمال (د) جنوب

۴۔ **مسلمانوں نے اندلس یعنی اسپین پر حکومت کی:**

(الف) پانچ سو سال تک (ب) چھ سو سال تک

(ج) سات سو سال تک **(د) ✓ آٹھ سو سال تک**

۵۔ **طارق بن زیاد کے لشکر کی تعداد تھی:**

(الف) تین ہزار (ب) چار ہزار

(ج) پانچ ہزار **(د) ✓ 12 ہزار**

مختصر سوالات

سوال نمبر۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

۱۔ موسیٰ بن نصیر کے والد کا مختصر تعارف کروائیں۔

جواب: موسیٰ بن نصیر کے والد ابتدا میں ایک عیسائی اور غلام تھے لیکن قبولِ اسلام کے بعد ان کے مالک عبد العزیز بن مروان نے انہیں آزاد کر دیا۔

۲۔ موسیٰ بن نصیر نے بربر قبائل کو کس طرح اپنی طرف مائل کیا؟

جواب: موسیٰ بن نصیر افریقہ پہنچے تو انہوں نے قبائل میں گھل مل کر انہیں یقین دلایا کہ مسلمان کی حیثیت سے موسیٰ میں اور ان میں کوئی فرق نہیں اس انداز پر بربر قبائل کو خوشگوار حیرت ہوئی اور انہوں نے بغاوت چھوڑ دی۔

۳۔ فتح سے پہلے اندلس کے کیا حالات تھے؟

جواب: فتح سے پہلے اندلس میں یہودیوں اور دیگر اقلیتوں کو شدید

www.downloadclassnotes.com

ظلم وجبر کا سامنا تھا۔

۴۔ طارق بن زیاد کب پیدا ہوئے؟

جواب: طارق بن زیاد 680 سن عیسوی میں پیدا ہوئے۔

۵۔ طارق بن زیاد نے اپنی فوج کو کشتیاں جلانے کا حکم کیوں دیا؟

جواب: طارق بن زیاد کے لشکر کی تعداد بہت کم تھی اس لیے اس نے اپنی فوج کو کشتیاں جلانے کا حکم دے ڈالا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اب فتح ہوگی یا شہادت مقدر بنے گی۔

۶۔ طارق بن زیاد اور راڈرک کی جنگ کس نتیجے پر ختم ہوئی؟

جواب: جنگ میں مسلمانوں نے بہادری کے جوہر دکھائے۔ بادشاہ راڈرک کا ایک لاکھ کا لشکر تتر بتر ہو گیا۔ راڈرک خود میدان جنگ سے بھاگ نکلا۔ عیسائی لشکر کو شکست اور اسلام غالب ہوا۔

تفصیلی سوالات

سوال نمبر۳: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

ا۔ موسیٰ بن نصیر کے حالات زندگی پر تفصیلی تحریر لکھیں۔

جواب: موسیٰ بن نصیر کے والد ایک عیسائی تھے لیکن قبول اسلام نے انہیں آزاد کر دیا۔ موسیٰ بن نصیر کی پیدائش 19 ہجری میں حضرت عمر فاروق ؓ کے دور میں ہوئی۔ موسیٰ بن نصیرؒ کی تعلیم و تربیت نہایت اچھے ماحول میں ہوئی۔ وہ بچپن ہی سے نہایت ذہین تھے۔ بنو امیہ کے حکمران عبد الملک نے موسیٰ بن نصیرؒ کو بصرہ میں خراج وصول کرنے کا افسر مقرر کیا۔

کچھ عرصہ بعد خلیفہ عبد العزیز نے انہیں اپنے پاس مصر میں بلایا۔ وہ موسیٰ کی دیانت و ذہانت سے آگاہ تھے اور جانتے تھے کہ انہیں عظیم کام سونپے جا سکتے تھے۔ چنانچہ انہیں افریقہ کا گورنر کا منصب دے دیا گیا۔ موسیٰ بن نصیر اچھے جرنیل ہی نہیں بلکہ اچھے منتظم بھی تھے اور اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ مبلغ اور اصلاح کرنے والے تھے۔

موسیٰ بن نصیر ایسے جرنیل تھے کہ جس طرح بھی رخ کرتے کامیابی و کامرانی ان کی منزل ہوتی۔ دنیا ان کے حیرت انگیز کارناموں کو دیکھ کر حیران و پریشان رہ جاتی اور آج بھی ان کے کارنامے مشعلِ راہ ہیں۔

۲۔ طارق بن زیاد کے ہاتھوں فتح اندلس کی کہانی تفصیل سے لکھیں۔

جواب: طارق بن زیاد 680 بن عیسوی میں پیدا ہوئے۔ آپ کا تعلق شمالی افریقہ کے مقامی بربر قبائل سے تھا۔ وہ بہادری اور عسکری قابلیت میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتے تھے۔ مسلم گورنر موسیٰ بن نصیر کی نظر جب طارق بن زیاد پر پڑی تو ان کی صلاحیتوں کے قائل ہو گئے۔ یوں موسیٰ بن نصیر نے طارق بن زیاد کو اپنی فوج کا سپہ سالار اور نائب بنالیا۔

چونکہ اندلس کا بادشاہ بہت ظالم تھا، لوگ اس کی وجہ سے اندلس چھوڑ کر مراکش آنے لگے تھے۔ ان لوگوں نے مسلمان حکمرانوں سے درخواست کی کہ ان کو راڈرک کے ظلم وستم سے نجات دلوائی جائے۔

موسیٰ بن نصیر نے طارق بن زیاد کو 7000 کا لشکر دے کر بھیجا۔ جبل الطارق کے نام سے مشہور پہاڑی کے پاس طارق بن زیاد نے اپنی فوج کو مخاطب کر کے کشتیاں جلانے کا حکم دیا اس کا مطلب یہ تھا کہ یا تو فتح ہوگی یا شہادت مقدر بنے گی اور کہا کہ جاؤ تمہارے سامنے دشمن ہے اور تمہارے پیچھے سمندر ہے تم اپنی جانوں پر کھیل جاؤ کامیابی تمہارے قدم چومے گی۔ بادشاہ راڈرک کو جب

طارق بن زیاد کے 7000 لشکر کی خبر ہوئی تو ایک لاکھ کی فوج لے آیا۔ طارق بن زیاد کی درخواست پر موسیٰ بن نصیر نے 5000 کا مزید لشکر بھیج دیا۔ 27 رمضان 92 ھ کی صبح کو جنگ کا آغاز ہوا۔ مسلمانوں نے بہادری کے جوہر دکھائے اور بادشاہ راڈرک کا ایک لاکھ کا لشکر تتر بتر ہوگیا۔ عیسائی لشکر کو شکست اور مسلمانوں کو کامیابی نصیب ہوئی اسلام اسلام غالب آ گیا۔

یوں طارق بن زیاد اور موسیٰ بن نصیر کی کاوشوں اور بہادری کی بدولت اندلس پر اسلام کا پرچم آٹھ سو سال تک لہرایا۔ اسلام کے اس بہادر جرنیل نے اپنی بقایا زندگی دمشق میں گزاری اور 725 سن عیسوی میں انتقال ہوا۔

۳۔ موسیٰ بن نصیر اور طارق بن زیاد کے کردار، فتوحات ، بہادری اور عزم و ہمت سے ہم اپنی روزمرہ زندگی میں کیا سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ وضاحت کریں۔

جواب: موسیٰ بن نصیر اور طارق بن زیاد کی زندگی سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ مشکلات اور آسانیاں دونوں ہی زندگی کا حصہ ہیں۔ سچا مسلمان وہی ہے، جو ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے ہر وقت مشکل حالات ہو، صبر کا دامن ہمیشہ تھامے رکھنا چاہیے۔ اس طرح سے ہم آخرت میں بہت بڑے اجر کے حقدار ٹھہریں گے۔ اس کے ساتھ یہ اہم سبق بھی ملتا ہے کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھا جائے کہ وہ حق کو غالب کرے گا۔ ان دونوں کے کارنامے آج بھی مشعل راہ ہیں۔

سرگرمی برائے طلبہ:

۱۔ والدین اور اساتذہ کی مدد سے اسلام کی تاریخ کے دیگر فاتحین کی ایک فہرست بنائی جائے۔

جواب: اسلام کی تاریخ کے دیگر فاتحین کی فہرست:

(i) حضرت علی کرم اللہ وجہہ
(ii) سلطان صلاح الدین ایوبیؒ
(iii) حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ
(iv) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ
(v) محمود غزنویؒ
(vi) حضرت خالد بن ولیدؓ

اضافی سوالات

۱۔ ملک اسپین کا پرانا نام کیا ہے؟

جواب: ملک اسپین کا پرانا ہسپانیہ اور اندلس ہیں۔

۲۔ مسلمان سپہ سالاروں اور لیڈروں کی شجاعت اور بہادری پر کسی ایک سپہ سالار کا مختصر تعارف لکھیں۔

جواب: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

ابوالحسن علی بن ابی طالب ہاشمی پیغمبر اسلام کے چچازاد بھائی تھے۔ عثمان بن عفان کے بعد چوتھے خلیفہ راشد کے طور پر 656ء سے 661ء تک حکمرانی کی۔ غزوۂ احد، خندق، خیبر اور غزوۂ حنین وہ بڑی لڑائیاں ہیں جن میں علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ رہ کر بے نظیر بہادری کے جوہر دکھائے۔ اور کئی لڑائیوں میں رسول خدا ﷺ نے آپ کو تنہا بھیجا اور آپؓ نے شجاعت اور بہادری دکھائی۔ آپ شیر خدا تھے۔ بہت بہادر تھے لیکن آپؓ نے کبھی عورتوں اور بچوں پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا۔ کبھی مال غنیمت کی طرف رخ نہیں کیا۔

www.downloadclassnotes.com